ریزہ ریزہ کائنات

عباس خان

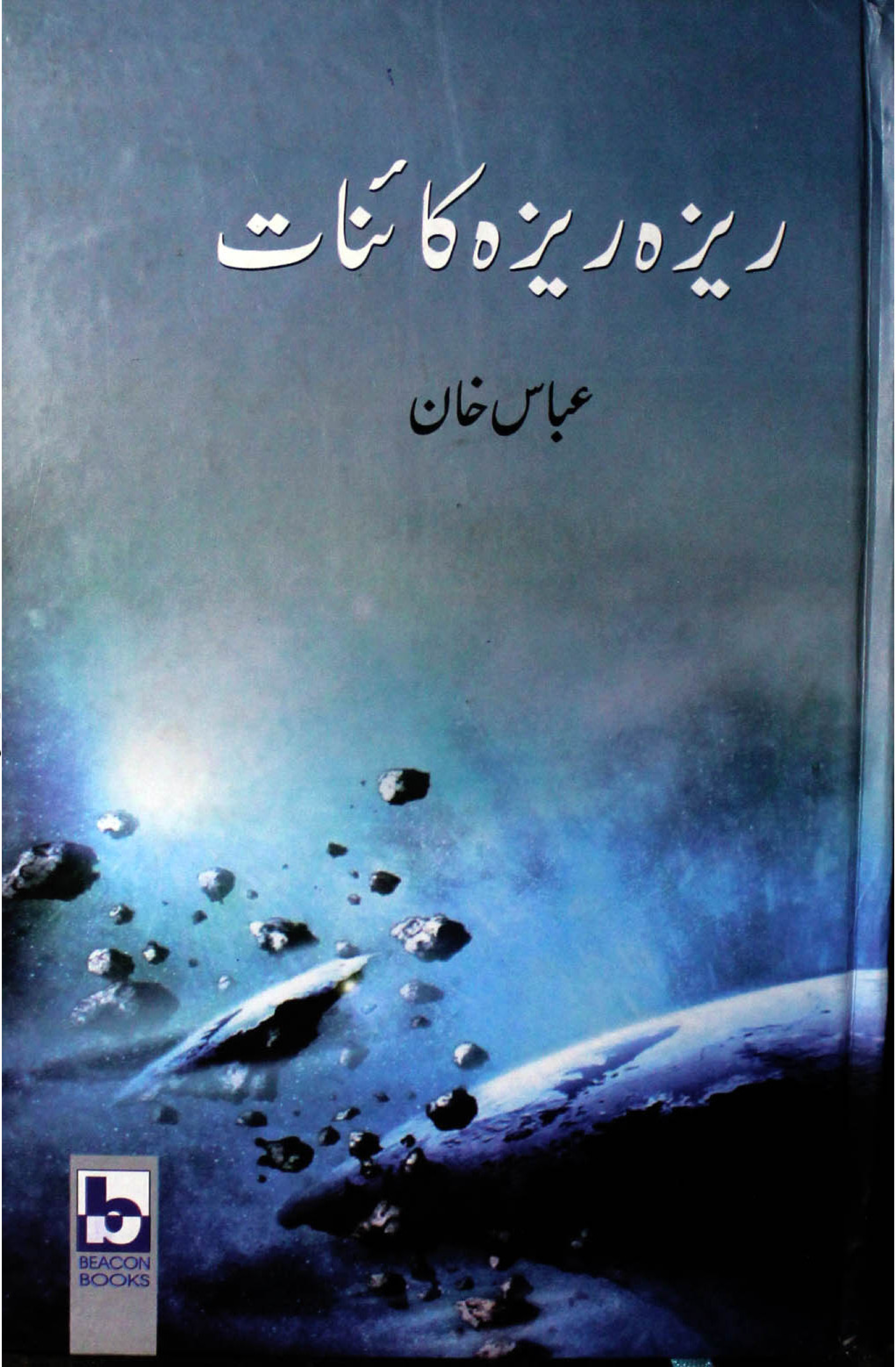

BEACON BOOKS

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Marfat.com

"وقت دائرے میں گھومتا ہے نہ کہ بصورت ارتقاء۔ ہم دائرے میں چل رہے ہیں۔ اچھا دور آجاتا ہے پھر برا آجاتا ہے۔ پھر اچھا آجاتا ہے اور پھر برا۔ یہ دائرہ یونہی رہے گا۔ خوش قسمت ہیں وہ جو دائرے کے اچھے مقام پر زیست کی راہ پاتے ہیں۔"

"اُس عدالت میں"

Marfat.com

''انسانی تہذیب پیپل کے اس پتے سے شروع ہوئی جس سے حضرت آدم علیہ السلام اور اماں حوا نے اپنا ننگا پن چھپایا۔ یہ تہذیب نشو ونما پاتی پاتی اس مقام تک پہنچتی ہے کہ محفل میں عورت کا نام لینا ہی معیوب سمجھا جاتا ہے۔ اس نقطۂ عروج پر پہنچ کر بٹتی ہے تو بڑی آب وتاب سے اس مقام کو بھی پار کر جاتی ہے جو پیپل کے پتے سے شروع ہوا تھا۔ پھر چھپتی ہے پھر ننگی ہوتی ہے۔ پھر چھپتی ہے پھر ننگی ہوتی ہے۔ اس چھپنے اور ننگے پن میں مرد اور عورت کے تعلق کی ساری تاریخ پوشیدہ ہے۔ اس تعلق میں انسانی معاشرے کی روئیداد لکھی ہوئی ہے۔ اس تعلق میں قوموں کے عروج وزوال کا قانون مضمر ہے۔''

''تنسیخ انسان''

Marfat.com

''زمانہ حال میں ایک جج صاحب مقدمے کی بحث سن رہے تھے۔ ہردو وکیل بڑے زوروشور سے اپنے اپنے مؤقف کی تائید کررہے تھے۔ بحث کے اختتام پرجج صاحب کرسی پر سے اُتر آئے اور یہ کہتے ہوئے باہر چل پڑے، 'خدا حافظ میں ہمیشہ کے لیے اس سیٹ سے جارہاہوں۔'

'حضور کیوں جارہے ہیں، کیا ہم سے کوئی ناراضگی ہے؟' ہردو وکلاء نے حیرانی کے عالم میں پوچھا۔

'مجھے آپ سے کوئی ناراضگی نہیں۔ بات انصاف کی ہے۔ مجھے جس نے فیصلہ کرنا ہے حقیقت کے بارے کچھ معلوم نہیں اور آپ لوگ جنہیں حقیقت معلوم ہے ظاہر نہیں کرتے، اس حالت میں درست فیصلہ کیسے ہوسکتا ہے،' جج صاحب نے جواب دیا۔

'حضور بلاوجہ آپ کی رائے ہمارے متعلق اچھی نہیں،' وکیل مدعی نے کہا۔

جج صاحب نے مسکرا کر کہا، 'میری رائے تاریخ کی رائے ہے۔ افلاطون نے تمہیں کمتر اور گمراہ روحوں کے الفاظ سے یاد کیا ہے۔ کیٹس کہتا ہے، 'میرے خیال میں وکیلوں اور ابتدائی زمانے کے عفریتوں میں کوئی فرق نہیں۔' تھامس مور نے جس مثالی ریاست کا نقشہ پیش کیا ہے اُس میں وکیلوں کا داخلہ ممنوع قرار دیا ہے۔ شیکسپیئر نے اپنی رائے کا اظہار اپنے مشہور ڈرامہ ہنری ششم کے حصہ دوم میں اس طرح کیا ہے، 'سب سے پہلا کام جو ہمیں کرنا چاہیے وہ یہ ہے کہ ہم سب وکیلوں کو قتل کردیں۔'

یہ سن کر وکیل مدعا علیہ غصہ میں آ گیا، 'آپ زیادتی کررہے ہیں۔'

'ہم یہ باتیں بالکل برداشت نہیں کرسکتے،' وکیل مدعی نے اس کی تائید کی۔

اس کے بعد دونوں نے یک زبان ہوکر کہا، 'ہم سب وکیل یہ معاملہ افسران بالا کے نوٹس میں لائیں گے اور ریزولیشن پاس کریں گے۔'

'جو مرضی آئے اب کرتے رہو،' یہ کہہ کر جج صاحب ہمیشہ کے واسطے باہر نکل گئے۔''

''زخم گواہ ہیں''

Marfat.com

''محبت فطرت کا ایک بہت بڑا مذاق ہے۔ آدمی جب شباب کی سرحدوں میں قدم رکھتا ہے تو ایک مرغی بھی اسے ایک ہنس نظر آتی ہے اور ایک عام سی لڑکی ایک شہزادی۔ جب شباب کا نشہ ختم ہو جاتا ہے اور آدمی بڑھاپے کی سرحدوں میں قدم رکھتا ہے تو یہ سارا کھیل اسے چند اندھی خواہشات کا ایک محدود سلسلہ محسوس ہوتا ہے جو کہ فطرت بقائے انسان کی خاطر عشق و محبت جیسے بڑے بڑے خوبصورت لفظوں کی صورت میں اس کے دل میں پیدا کر جاتی ہے۔''

''دھرتی بنام آکاش''

Marfat.com

''دل ودماغ کی ویرانی، اف! کتنی بڑی سزا ہے یہ۔ تندرست زمین کی یہ خاصیت ہوتی ہے کہ وہ فصل پیدا کرتی ہے، تندرست پھل دار پودے پر ہی پھل لگتا ہے اور تندرست دل ودماغ اعلیٰ نصب العینوں اور اعلیٰ اقدار کو جنم دیتے ہیں۔ ان امیر آدمیوں کے دل ودماغ ایسا کرنے سے عاری ہیں۔ دل ودماغ کی ویرانی کو ختم کرنے کے لیے کبھی وہ اس میں عورت کو لا بٹھاتے ہیں، کبھی شراب انڈیلتے ہیں، کبھی جوا کھیلا کرتے ہیں، کبھی رنگ برنگے کپڑے اور کبھی جدید ماڈلوں کی کاریں لیکن ان کی ویرانی ان کی موت کے بعد بھی ان کے ساتھ جاتی ہے۔''

''قلم، کرسی اور وردی''

Marfat.com

'''خدا تک کیسے پہنچے ہو؟' شہنشاہِ اکبر نے مادھولال حسین سے پوچھا

'میں اُس تک نہیں پہنچا۔ وہ میرے پاس پہنچا ہے۔'

مادھولال حسین نے جواب دیا۔

اس پر اکبر اُس کا منہ دیکھتا رہ گیا۔''

''دِن میں چراغ''

Marfat.com

''آدمی کی تاریخ آدمی کی گواہ ہے، احکام خداوندی سے ہٹ کر آدمی کہاں پہنچا؟ اُس کی پہنچ آپ کے سامنے ہے۔ وہ بے چین ہے، بے قرار ہے، مضطرب ہے، سرگرداں ہے اور ذلیل ورُسوا ہے۔ اُس کا ہر کمال اُس کے بچاؤ میں ناکام ہے۔''

''تُو اور تُو''

Marfat.com

''لکھنؤ کا نقطۂ عروج واجد علی شاہ اختر ہے۔ لوگوں کا اُس سے محبت کا یہ عالم ہے کہ جب وہ مٹیا برج کلکتے میں نظر بند کیا گیا تو گورنر جنرل ہندوستان لارڈ میو نے ایک دفعہ دوران ملاقات اُس کے ساتھ ہلکا سا توہین آمیز رویہ اپنایا۔ اس توہین سے مشتعل ہو کر اُس کے ایک چاہنے والے نے جس کا نام شیر علی تھا لارڈ میو کا کام تمام کر دیا۔''

''میں اور اُمراؤ جانِ ادا''

Marfat.com

''میں نے خوشی اور اطمینان حاصل کرنے کا ایک اور راستہ تلاش کیا اور وہ راستہ تھا کہ کسی کی میرے نزدیک اہمیت نہ رہے۔ نیز مجھے کسی کے سامنے دستِ سوال دراز نہ کرنا پڑے۔ اس دریافت نے مجھے کافی کچھ سکون دیا۔ افسوس کہ مکمل سکون نہ مِل سکا۔ ایک تھکا دینے والی تلاش کے بعد میں نے پایا کہ اس مقام سے آگے ایک اور مقام ہے۔ وہ مقام یہ ہے کہ میری بھی کسی کے نزدیک کوئی اہمیت نہ ہو۔ نیز میرے سامنے اِسی طرح کوئی دستِ سوال دراز نہ کرے۔ اس مقام تک آدمی پہنچ جائے تو دُنیا کا کوئی غم اُس کو چھو بھی نہیں سکتا۔''

''جسم کا جوہر''

Marfat.com

ریزہ ریزہ کائنات

عباس خان

بیکن بُکس
• غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور فون: 042-37320030
• گلگشت کالونی، ملتان فون: 061-6520790-6520791
BEACON BOOKS
E-mail:info@beaconbooks.com.pk
Web: www.beaconbooks.com.pk

Marfat.com

اس کتاب کا کوئی بھی حصہ بیکن بکس/مصنف سے باقاعدہ تحریری اجازت
لیے بغیر کہیں بھی شائع نہ کیا جائے۔ اگر اس قسم کی کوئی بھی صورتِ حال
پیدا ہوتی ہے تو پبلشر/مصنف کو قانونی کارروائی کا حق حاصل ہوگا۔

اشاعت : 2013ء

عبدالجبار نے
حاجی حنیف اینڈ سنز پرنٹنگ پریس لاہور
سے چھپوا کر بیکن بکس ملتان-لاہور
سے شائع کی۔

قیمت : -/160 روپے

ISBN : 978 - 969 - 534 - 226 - 8

Marfat.com

انتساب!

محترم ملک منظور احمد مجوکہ اور محترمہ رضیہ منظور احمد مجوکہ کے نام
جو اپنی اعلیٰ ظرفی کی بناء پر میری ہر کوتاہی کو معاف کر دیتے ہیں۔

چچا اور چچی جان

Marfat.com

فہرست

- دیباچہ 19
- عباس خان۔ایک بے رحم صوفی از نسیم شاہد 21
- اعلیٰ ادب کا پیمانہ 25
- بدلہ 26
- تمغہ حسن کارکردگی 27
- دشمنی 28
- چور 29
- امتحان 30
- مرتبہ 31
- ادبی نقاد 32
- بچہ 33
- انصاف 34
- عظیم ماضی 36
- سیاست دان 37
- عشق 38
- خوراک 39
- سچ گو 40

Marfat.com

- خدا کے نزدیک 41
- ڈاکٹر 42
- تاریخ 43
- بیٹی 44
- کچھ عہدے 45
- قرض کی ادائیگی 46
- انقلاب کا خاتمہ 47
- نئی ڈکشنری 48
- زندگی کا پیمانہ 49
- بلند نصب العین 50
- نوکر 51
- صحت 52
- خوش قسمتی 53
- اشرف المخلوقات 54
- ذاتی ملکیت 55
- طاقتور 56
- ذاتی خدا 57
- خلوص 58
- ہمدرد 60
- تاریخ کے مصنف 61
- عظیم ادیب 62
- شان 63
- آزادی 64
- ثنائے خواجہ 65
- چابک 66

- قناعت 67
- نیکی کر 68
- اندر سے 69
- زندگی بچانے والی دوا 70
- سچ کی تلاش 72
- بیزاری 73
- دنیا کے عقل مند ترین انسان 74
- معیار 76
- انٹرویو 77
- خودکشی 78
- پہلوان 79
- پہچان 80
- تین "ت" 81
- آزادی 82
- عرفان 83
- رجائی 84
- ارتقا 85
- محبت کا راز 86
- یونہی سہی 87
- سوالات 88
- ذہانت 89
- بلند آوازیں 90
- اجنبی 91
- اُستاد 92
- مظاہر 93
- مسند 94

- راستے 95
- تراکیب 96
- اندر 97
- پالینا 98
- میں 99
- تمنا 100
- جواب تو دو 101
- دستک 102
- نئی سحر 103
- تاج کے نیچے 104
- روشنی 105
- سُراغ 106
- وہ 107
- اگلا قدم 108
- پیمانہ توڑ دو 109
- سرمایہ 110
- رُونمائی 111
- یقین 112
- نیلی آنکھوں والے 113
- اور آگے 114
- تنزلی 115
- حاصل 116
- آسانی 117
- منزل 118
- مقدر 119

Marfat.com

دیباچہ

برآمد بردرِ مکتب خروشم
کہ من سی پارۂ دِل می فروشم
بگفتا قیمتش؟ گفتم نگاہے
بگفتا کمترک، گفتم کہ گاہے

غنیمت کنجاہی

(میں علم والوں کے دروازے پر پہنچا اور آواز لگائی، ''میں پارہ ہائے دل فروخت کرتا ہوں، اگر خریدنے ہوں۔''

''اِن کی کیا قیمت ہے؟'' اُنہوں نے پوچھا۔

میں نے جواب دیا، ''ایک نگاہ''

وہ کہنے لگے، ''کچھ رعایت کرو''

''اچھا تو یہ نگاہ کبھی کبھی ڈال لینا،'' میں نے رعایت کردی۔)

عباس خان

Marfat.com

عباس خان ــــــ بے رحم صوفی

عباس خان کی تحریریں پڑھتے ہوئے میں اکثر اس سوال کے زیرِ اثر آجاتا ہوں کہ ایک نرم وگداز اور درد مند دل رکھنے والا شخص اپنی تخلیقات میں اس قدر سخت اور بے رحم کیوں نظر آتا ہے؟ میرے اس سوال کی گہرائی تک وہ لوگ نہیں پہنچ سکتے جو عباس خان سے صرف ان کی تحریروں کے حوالے سے متعارف ہیں۔ البتہ جو شخص انہیں ایک بار مل چکا ہے وہ اس فرق کو بآسانی سمجھ سکتا ہے جو ان کی شخصیت اور تخلیق میں بڑا واضح نظر آتا ہے۔ ان کی محبت، انکساری اور اخلاص ہر ملنے والے کو ایک ایسی ''مشکل'' میں گرفتار کردیتے ہیں کہ جس میں اسے اپنا سارا کروفر، رعب داب اور غرور وتکبر ایک بہت گھٹیا قسم کی شے دکھائی دینے لگتی ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ زندگی کے مختلف عذابوں میں مبتلا لوگوں کو دیکھ دیکھ کر کڑھنا اور یہ سوچ کر کہ یہ سارے دُکھ اور عذاب انسان ہی کے پیدا کردہ ہیں، بحیثیت انسان خود کو ملامت کرنا، ایک ایسا وطیرہ ہے کہ جو اس جدید زمانے میں خاصہ آؤٹ آف ڈیٹ نظر آتا ہے۔ آؤٹ آف ڈیٹ ان معنوں میں کہ یہ صوفیاء کا مسلک ہے اور صوفیاء کے بارے میں آج کے انسان کا رویہ یہ ہے کہ صوفیاء دراصل وہ لوگ تھے کہ جو خود کو اپنے زمانوں کی زندگی کے مطابق ایڈجسٹ نہیں کرسکے تھے اور کامیاب انسان وہی ہے کہ جو اپنے دور کے تقاضوں کے مطابق خود کو ڈھال لے۔ میری اس بات کا اگر بالواسطہ یہ مفہوم نکلتا ہے کہ میں عباس خان کو صوفی کہہ رہا ہوں تو مجھے اس سے انکار نہیں ہے۔ بلکہ میرے اس سوال کو سمجھنے کے لیے کہ جس کا تذکرہ میں نے شروع میں کیا ہے، عباس خان کو صوفی مان کر ہی یہ دیکھنا پڑتا ہے کہ وہ اپنی تخلیقات میں اس قدر ''سفاک'' کیوں نظر آتا ہے کیونکہ سفاکی صوفیاء کا مسلک نہیں ہے۔ بظاہر یہ عباس خان کی شخصیت کا ایک زبردست تضاد بنتا ہے اور یہ فیصلہ کرنا مشکل ہوجاتا ہے کہ ان کے شخصی اور تخلیقی پہلوؤں میں سے حقیقی کون سا ہے اور مصنوعی

Marfat.com

کون سا۔ لیکن اگر ان کی اب تک شائع ہونے والی کتابوں، دھرتی بنام آکاش، تنسیخ انسان، قلم، کرسی اور وردی، زخم گواہ ہیں اور اس عدالت میں کو پڑھا جائے اور ان کے ہر صفحے بلکہ ہر سطر میں موجود اس ''سفاکی'' کا ''پوسٹ مارٹم'' کیا جائے، جس کا تذکرہ اوپر ہوا ہے تو یہ عقدہ کھل جاتا ہے کہ عباس خان کے ہاتھ میں چنگیز خان کی تلوار نہیں بلکہ عصائے کلیمی ہے جس کے ذریعے وہ مردہ دلوں کو زندہ کرنے کا عمل جاری رکھے ہوئے ہے۔ وہ انسانی اقدار و روایات کے باغیوں کے خلاف ایسے سپیڈ بریکر تعمیر کرتا ہے جو انہیں مادہ پرستی کی اندھا دُھند دوڑ کے دوران ایک لمحے کے لیے روک کر اس زیاں کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ جس کے متعلق قرآن مجید میں بھی آیا ہے کہ انسان بے شک خسارے میں ہے کیونکہ وہ اس زیاں سے بے بہرہ ہے جو دنیاوی جاہ و جلال اور آسائشوں کی تاریک خواہشات کے سبب اس کے اندر ہی اندر ایک مہیب اژدھے کی طرح پل رہا ہے اور جو ایک دن اُسے نگل لے گا۔

عباس خان کے ساتھ ایک المیہ یہ بھی ہے کہ اسے اپنے پیشہ ورانہ فرائض کے سلسلے میں ایک ایسی دُنیا کے ساتھ واسطہ پڑا کہ جو اس کے اندر کی دنیا سے بالکل مختلف ہے۔ نہ صرف مختلف بلکہ متضاد ہے۔ وہ مصنف کی نشست پر بیٹھ کر انصاف کی بے بسی دیکھتا ہے۔ سچ کے مقابلے میں جھوٹ کی فتح اور روشنی کے سامنے اندھیرے کی جیت اُسے توڑ پھوڑ دیتی ہے لیکن باہر کی یہ ٹوٹ پھوٹ ان کے اندر کو مضبوطی سے جوڑ دیتی ہے۔ یہی مضبوطی دراصل اس سفاکی کا روپ دھار لیتی ہے جو ان کی تخلیقات میں روح بن کر دوڑ رہی ہے۔ اس لیے عباس خان کی شخصی سطح پر حلیمی اور تخلیقی سطح پر سفاکی میں کوئی تضاد نہیں بلکہ یہ وہ توازن ہے کہ جو فی زمانہ ہم میں مفقود ہوتا جا رہا ہے۔ ہم فرشتہ بن جاتے ہیں یا شیطان، لیکن انسان بننے پر کبھی توجہ نہیں دیتے۔ جبکہ عباس خان کی تمامتر زندگی انسان بننے کی جدوجہد سے عبارت نظر آتی ہے۔

ہم جس عہد ستم شعار میں جی رہے ہیں کوئی مانے یا نہ مانے اس میں انسان کا دم گھٹ رہا ہے۔ جبر و استحصال، مکر و فریب، حرص و ہوس، منافقت، جھوٹ اور تعصبات کی اونچی اونچی کارزار دیواروں نے معاشرے کو نہ صرف ٹکڑوں میں بانٹ دیا ہے بلکہ اس کے

بدن کو لہولہان بھی کر ڈالا ہے۔ مذہبی و معاشرتی اقدار کا یہ اجتماعی زوال ہمارے آج کا ہی نہیں بلکہ آنے والے کل کا بھی المیہ ہے اور عباس خان کے تخلیقی حُسن کا کمال یہی ہے کہ اس نے اسی المیے کو منظرِ عام پر لانے کے لیے اپنا عدسہ استعمال کیا ہے اور یوں بجا طور پر عباس خان کی حیثیت ایک ایسے سوشل تھنکر کی سی ہو جاتی ہے کہ جو نہ صرف معاشرتی ٹوٹ پھوٹ کے عمل پر احتجاج کر رہا ہے بلکہ اس شکست و ریخت کے اسباب بھی بیان کر رہا ہے تا کہ سلامتی کا وہ راستہ دوبارہ تلاش کرنے میں آسانی رہے کہ جو حرص و ہوس کی منہ زور آندھیوں کی وجہ سے اوجھل ہو گیا ہے۔ ادب کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے عہد کا آئینہ ہوتا ہے حالانکہ ادب صرف اپنے عہد کو آئینہ ہی نہیں دِکھاتا بلکہ اس آئینے کے ذریعے اس آئیڈیل زندگی کی جھلک بھی دِکھاتا ہے جو در حقیقت انسانی معاشرے کی منزل ہوتی ہے۔ تاہم ادب میں یہ کام کسی پروپیگنڈے یا نعرہ بازی کے انداز میں نہیں ہوتا بلکہ تخلیق کار زندگی کے ظلم و جبر کی تصویر کشی کچھ ایسے فنکارانہ انداز میں کرتا ہے کہ قاری میں خود بخود اس کے خلاف نفرت پیدا ہوتی ہے اور وہ شدت کے ساتھ اس کے برعکس صورتِ حال کی خواہش کرنے لگتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لکھے ہوئے تمام لفظوں میں ان لفظوں کی اہمیت وفضیلت بہت زیادہ ہوتی ہے جو کسی ادبی تخلیق میں استعمال ہوتے ہیں۔ عباس خان کا ناول "زخم گواہ ہیں" اور افسانے اسی خوبی سے ممیز ہیں۔ وہ حقائق کے سڑاند بھرے جسم سے بڑی آہستگی اور نفاست سے وقت کی چادر سرکاتے ہیں۔ وہ سنسنی نہیں پھیلانا چاہتے بلکہ قاری کو بقائمی ہوش و حواس تلخ حقائق کی منزلوں سے گذارنا چاہتے ہیں تا کہ وہ ادب کے اس دائمی اثر کی گرفت میں آ جائے جو ذہن بدلنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

جہاں تک عباس خان کے افسانوی اسلوب کا تعلق ہے وہ ان کے موضوعات کی طرح حقیقت سے بہت قریب تر ہے۔ عباس خان نے اپنی تخلیقی سرگرمی کے دوران اسالیب کی کئی شکلیں دیکھی ہیں۔ لیکن اس نے خود کو ان اسالیب کی نذر کرنے کے بجائے اپنا ایک متعینہ اور منفرد اسلوب برقرار رکھا ہے۔ عباس خان بنیادی طور پر بیانیہ افسانے کی مضبوط روایت سے وابستہ ہیں۔ انہوں نے اُس دور میں بھی خود کو لایعنی علامتوں کی تند و تیز لہروں کی نذر نہیں ہونے دیا جب اُردو افسانہ علامت نگاری کی بھیڑ چال کی وجہ سے قارئین

Marfat.com

کے لیے سوالیہ نشان بن گیا تھا۔عباس خان کے افسانوں میں کہانی ایک بنیادی عنصر کی حیثیت رکھتی ہے جس کا پلاٹ اظہار کا پیرائیہ اپنے ساتھ لے کر آتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ عباس خان کے ہاں کہانی اور اظہاری سانچے میں کوئی بعد محسوس نہیں ہوتا۔

یہ کتاب جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے مختصر افسانوں پر مشتمل ہے۔اس طرز کے افسانوں کو افسانچے بھی کہا جاتا ہے لیکن میں اس تفریق کا حامی نہیں ہوں۔افسانہ بہر طور افسانہ ہی ہوتا ہے۔یعنی اگر کہانی میں وحدت زمان و مکان اور وحدت تاثر موجود ہے تو اس کا اختصار یا طوالت کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔عباس خان کے یہ افسانے اپنے قاری کو وہی تخلیقی ذائقہ اور تسکین بخشتے ہیں جو کسی عمدہ کہانی کو پڑھ کر اسے حاصل ہوتی ہے۔یہ افسانے دراصل زندگی کی وہ چھوٹی چھوٹی تلخ حقیقتیں ہیں جنہوں نے ہمیں مکمل طور پر اپنے حصار میں جکڑ رکھا ہے۔ان کہانیوں کو پڑھ کر ہمارے اندر یہ احساس پوری قوت سے سر ابھارتا ہے کہ ہم حالت جبر میں ہیں اور مہذب دنیا کے غیر مہذب جزیرے میں سانس لے رہے ہیں۔عباس خان کے نشتر آمیز قلم نے ان کہانیوں کو اثر آفرینی کے لحاظ سے درجہ کمال تک پہنچا دیا ہے۔عباس خان کی شخصیت اور فن، ایک ایسا موضوع ہے کہ جس پر بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے لیکن اس کتاب کا مزاج اختصار آمیز ہے اس لیے میں بھی اپنی بات مختصر کرتے ہوئے اس جملے پر ختم کرتا ہوں کہ عباس خان جیسے قلمکاروں کا دم غنیمت ہے کہ جو ایک طرف تخلیقی لحاظ سے زرخیز ذہن کے مالک ہیں اور دوسری طرف سچ لکھنے کی جرأت بھی رکھتے ہیں جو اس مصلحت سے ممیز زمانے میں ایک حیران کن عمل کا درجہ رکھتی ہے۔

نسیم شاہد

432-صدر بازار، ملتان چھاؤنی

30/اگست، 92

اعلیٰ ادب کا پیمانہ

’’میں نے اشاعت کے لیے ایک رسالے کو اپنی ایک کہانی ارسال کی مگر اس نے شائع نہ کی۔‘‘

’’قابل اشاعت نہیں ہوگی۔‘‘

’’میں نے وہی کہانی ایک اور آدمی کے نام سے اسی رسالے کو دوبارہ ارسال کردی۔‘‘

’’پھر؟‘‘

’’وہ شائع ہوگئی۔‘‘

’’وہ کیسے؟‘‘

’’جس آدمی کے نام سے میں نے کہانی ارسال کی وہ مشہور تھا۔‘‘

Marfat.com

بدلہ

''آپ کہتے ہیں کہ آپ کا ڈرائیور بہت برا ثابت ہوا ہے۔ اس کے باوجود آپ اس کی بے حد اچھی طرح دیکھ بھال کرتے ہیں۔''

''جی ہاں۔''

''وہ کیوں؟''

''میں اس سے بدلہ لے رہا ہوں۔''

''وہ کیسے؟''

''مجھ سے فارغ ہو کر جب یہ کسی اور کے پاس نوکری کرے گا اور اس کو وہاں اس قسم کا اچھا سلوک نہیں ملے گا تو یہ مجھے یاد کر کے روئے گا۔''

Marfat.com

تمغہ حسن کارکردگی

’’آپ ایک کھاتے پیتے انسان ہیں اور نامور لکھنے والے ہیں۔ یہ آپ نے کیا کیا کہ بیٹے کو پاکستان ٹیلی ویژن اور ریڈیو پاکستان کے آرٹسٹوں و مصنفین کی انجمن کا چوکیدار بھرتی کرادیا ہے۔‘‘

’’جگہ خالی تھی، میں نے اس موقع کو غنیمت جانا۔ مجھے یقین ہے کہ ایک دن اس طرح میرے بیٹے کی بھی تمغہ حسن کارکردگی حاصل کرنے کی باری آجائے گی۔‘‘

Marfat.com

دشمنی

''احمد کے باغیچے کے پودوں کی جڑوں میں شربت ڈال رہے ہو۔ کیا خوب دوستی ہے آپ کی احمد کے ساتھ۔''

''یہ دوستی نہیں،'' پاس بیٹھے ہوئے ارشد نے چپکے سے اس کے کان میں کہا۔

''وہ کیسے؟''

''مٹھاس کی وجہ سے چیونٹیاں ان پودوں کی جڑوں میں اکٹھی ہو کر جڑوں کو کاٹ ڈالیں گی۔''

Marfat.com

چور

''گیٹ پر گھنٹی کون بجا رہا ہے؟''

''ابا جی آپ سے میران ملنے کے لیے آیا ہے۔''

''الماری کی چھت پر سے قرآن شریف اُٹھا کر الماری کے اندر رکھ دو، الماری کو تالہ لگا دو اور پھر میران کو اندر بلا لو۔''

''ابا جی آپ ان سے قرآن شریف کیوں چھپا رہے ہیں؟''

''ہوسکتا ہے کہ نظر بچا کر وہ اس پر بطور مصنف اپنا نام لکھ ڈالے۔''

Marfat.com

امتحان

''آغا رب نواز کا بیٹا ایم۔ اے کے امتحان میں یونیورسٹی میں اوّل آیا ہے۔''

''بہت خوب! اس کے والدین کیا کام کرتے ہیں؟''

''آپ اس کے والدین کا کیوں پوچھ رہے ہیں؟''

''اس لیے کہ آج کل امتحان والدین کا ہوتا ہے۔''

Marfat.com

مرتبہ

پہلا مقرر: ''ابدان ایک عظیم ادیب ہے۔ اس کی تحریروں نے معاشرے میں مستقبل کے ساتھ رشتوں کو استوار کیا ہے۔''

دوسرا مقرر: ''ابدان صاحب نے ادب کو نئی جہتیں بخشی ہیں۔''

تیسرا مقرر: ''ابدان صاحب کا سماجی شعور بہت گہرا ہے۔''

''یہ ابدان صاحب کیا لکھا کرتے ہیں؟''

''اپنے ادارے کے حسابات کے فرضی رجسٹر۔''

Marfat.com

ادبی نقاد

''برٹرینڈرسل نے کہا ہے کہ ریاضی تمام سائنسی علوم کی ماں ہے اور اس سے بڑھ کر سچ دنیا میں اور کوئی نہیں۔ یہ کتاب اس حقیقت کا بھرپور اظہار ہے۔''

پہلا مقرر۔

''حقائق کو جس ترتیب سے مصنف نے اس کتاب میں بیان کیا ہے اور جس طرح ان کی صحت کا خیال رکھا ہے وہ اس کا کمال ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اتنے زیادہ کرداروں کو سنبھالنا اور ان کو ان کے منطقی انجام تک پہنچانا ایک عظیم واقعہ ہے۔''

دوسرا مقرر۔

''دنیا میں صرف ایک ادبی کتاب اس کتاب کا مقابلہ کر سکتی ہے اور وہ ہے ٹالسٹائی کا ناول ''جنگ اور امن۔'' بعض صورتوں میں وہ بھی اس سے پیچھے رہ جاتا ہے۔''

تیسرا مقرر۔

''یہ لوگ کون ہیں اور کس کتاب کے متعلق گفتگو کر رہے ہیں؟''

''یہ لوگ ادبی نقاد ہیں اور ٹیلی فون ڈائریکٹری پر بات کر رہے ہیں۔''

Marfat.com

بچہ

''وہ ابھی بچہ ہے۔''

''ساٹھ سال کی عمر کے انسان کو آپ بچہ سمجھ رہے ہیں، کمال ہے۔''

''اس لیے کہ اس نے اپنے گھر کو رنگ برنگے سامان سے سجا رکھا ہے، لباس اور کھانے کے متعلق ہر وقت سوچ میں رہتا ہے اور نت نئے نمونے کی کاریں خریدتا ہے۔''

انصاف

''میرا موکل ہر طرح سے سچ پر ہے اور اس کا کیس حقیقت پر مبنی ہے۔ ہمیں پورا یقین ہے کہ آپ انصاف کریں گے،'' ایک وکیل ایک مقدمے کی بحث کے دوران جج کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے۔

''میرا موکل اپنے موقف کی تائید میں ہر قسم کی قسم اُٹھانے کو تیار ہے۔ میرے موکل کے ساتھ دھوکہ ہوا ہے۔ ہم بھی انصاف چاہتے ہیں اور ہمیں اُمید ہے کہ آپ انصاف کریں گے،'' وکیل مخالف اسی بحث میں جج کے سامنے اپنی دلیل پیش کرتا ہے۔

''میں نے دونوں فریقین کے دلائل کا بغور جائزہ لیا ہے۔ میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ مدعی کا کیس غلط ہے لہٰذا میں اس کا کیس خارج کرتا ہوں،'' جج فیصلہ سناتا ہے۔

''یہ جج غلط آدمی ہے، اس کو قانون کی بھی سمجھ نہیں،'' وکیل مدعی آہستہ سے اپنے موکل کے کان میں کہتا ہے۔

Marfat.com

''ابھی تو یہ صاحب کہہ رہے تھے کہ اُنہیں جج سے انصاف کی پوری توقع ہے۔فیصلہ خلاف ہونے پر جج پر نکتہ چینی کیوں کرر ہے ہیں،'' ایک صاحب وکیل مدعی کی بات سن لیتے ہیں اور اس کا سبب اپنے دوست سے پوچھتے ہیں۔

''ہم سب انصاف پسند ہیں بشرطیکہ فیصلہ ہمارے خلاف نہ ہو،'' دوست جواب دیتا ہے۔

عظیم ماضی

''موہنجوڈارو کے متعلق اپنے لوگوں کی فخریہ تحریریں پڑھ کر تم اپنے لوگوں سے متنفر کیوں ہو گئے ہو۔ موہنجوڈارو ہماری تہذیب کا روشن باب ہے۔ ہم اس پر بجاطور پر فخر کر سکتے ہیں۔ یہ روما اور یونان کی تہذیبوں سے پرانی ہے۔''

''موہنجوڈارو والوں کا انجام دیکھ کر۔ ہم اس تہذیب کے وارث ہیں۔''

Marfat.com

سیاست دان

''ملک کی حالت انتہائی ابتر ہے، عوام بے چین ہیں اور دشمن وار کرنے کی تاک میں ہے۔ آپ ہمیں خدمت کا موقع تو دیں۔'' سیاست دان اپنے ووٹروں سے۔

''آپ اپنے افراد کنبہ کو تو درست کر نہیں سکے ملک اور عوام کی حالت کیسے درست کریں گے'' ایک ووٹر۔

''آغاز اپنے کنبے سے کروں گا۔''

Marfat.com

عشق

''شبانہ کو امجد نے طلاق دے دی ہے۔''

''واقعی؟''

''بالکل درست ہے۔ وہ طلاق دینا چاہتا تھا اور وہ طلاق لینا چاہتی تھی۔''

''وہ کیوں؟''

''کیونکہ دونوں کو ایک دوسرے سے عشق تھا۔''

Marfat.com

خوراک

''آپ لوگوں کے دماغوں پر آپ کے دل کیوں حکومت کرتے ہیں؟''

''اس لیے کہ ہماری خوراک کا بڑا حصہ کڑاہی گوشت و تکے کباب بنانے والوں اور مچھلی تلنے والوں کے ہاں سے آتا ہے۔''

سچ گو

''وہ اتنا سچ گو اور کھرا انسان کیوں ہے؟''

''مجھے معلوم نہیں۔''

''معلوم کر کے بتاؤ ورنہ یہ خود کو تباہ کر دے گا۔''

''معلوم کر لیا؟'' اگلے روز وہ پوچھتا ہے۔

''جی ہاں کر لیا ہے۔''

''کیا پتہ چلا؟''

''اس نے نرسری کے بچوں کے ایک سکول میں ملازمت حاصل کر لینے کی وجہ سے نرسری کے بچوں کی صحبت اختیار کر لی ہے۔''

Marfat.com

خدا کے نزدیک

''طاہر کہاں چلا گیا ہے؟''

''اس کو اللہ تعالیٰ نے بلا لیا ہے۔''

''اوہ! وہ ایک اچھا انسان تھا۔ یہ خبر سن کر بہت دکھ ہوا ہے۔ اس کی مغفرت کی دعا کرتا ہوں۔''

''وہ مرا تو نہیں۔''

''آپ نے ہی تو کہا ہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے بلا لیا ہے۔''

''جناب وہ دیہات میں رہنے چلا گیا ہے۔''

Marfat.com

ڈاکٹر

''دوران سفر ٹرین کئی خوبصورت باغوں اور ہر بھرے کھیتوں میں سے گزری۔ اس بچے نے ماں سے کھانے کے لیے کچھ مانگا اور ماں نے انکار کیا تو اس نے ماں کی نقلیں اُتارنی شروع کر دیں۔ اس پر سارے ڈبے والے ہنس دیئے لیکن وہ خاموش رہا۔ شام کی شفق، رات کے وقت چاندنی اور صبح کی دل آویزی سب نے اس کے چہرے پر اسی طرح کوئی تاثر پیدا نہ کیا۔ جونہی ایک لاغر، کراہتا ہوا اور واماندہ مسافر ڈبے میں سوار ہوا اس کا چہرہ خوشی اور اُمید سے تمتما اُٹھا، پتہ نہیں وہ کون ہے۔''

''وہ ایک ڈاکٹر ہے۔''

Marfat.com

تاریخ

''تاریخ کیا ہے؟''

''تاریخوں کی درستی کا عمل۔''

بیٹی

''آپ بیٹی کیوں نہیں چاہتے؟ جاہلیت کا وہ زمانہ حالانکہ گزر چکا ہے جس میں لوگ بیٹیاں نہیں پسند کرتے تھے۔''

''وہ زمانہ مسلسل باقی ہے۔''

''وہ کیسے؟''

''پہلے دوسرے بیٹی کے ساتھ آزادی چاہتے تھے اور اب بیٹی دوسروں کے ساتھ آزادی چاہتی ہے۔''

Marfat.com

کچھ عہدے

''آپ اتنے فکر مند کیوں بیٹھے ہیں؟''

''بیٹے کے مستقبل کے بارے میں فکر مند ہوں۔''

''بیٹے کے مستقبل کے بارے میں آپ کو کیا فکر ہے؟''

''وہ ملازمت سے متعلق کسی تحریری امتحان میں پاس نہیں ہو سکتا اور نہ ہی انٹرویو دے سکتا ہے۔ نیز اس سلسلے میں اس کا میڈیکل ٹیسٹ ہوا تو مجھے خدشہ ہے کہ اس میں بھی وہ رہ جائے گا۔ ان کے بغیر اس کو کوئی نوکری کیسے ملے گی۔''

''پاکستان میں کئی عہدے ہیں جن کے لیے تحریری امتحان، انٹرویو یا میڈیکل ٹیسٹ کی رسماً بھی ضرورت نہیں۔ فکر مند ہونے کی لہٰذا کوئی ضرورت نہیں۔''

''وہ کون سے عہدے ہیں؟''

''وزارتیں، سفارتیں، اعلیٰ عدالتوں کی ججیاں وغیرہ۔''

Marfat.com

قرض کی ادائیگی

''ملک کا بال بال قرضے میں جکڑا ہوا ہے۔ پتہ نہیں کیا بنے گا۔''

''یہ قرضہ بآسانی ادا ہو سکتا ہے۔''

''وہ کیسے؟''

''اگر ہم اپنے ڈرائینگ روموں میں فالتو اشیاء رکھنی چھوڑ دیں اور ان پر خرچ کے لیے جمع شدہ رقم اکٹھی کر لیں۔''

Marfat.com

انقلاب کا خاتمہ

''میں نے دنیا میں انقلابات کو ختم کرنے فارمولا تلاش کرلیا ہے۔''

''کیا ہے وہ فارمولا؟''

''ہر انقلاب کے پس پشت عدم مساوات کسی نہ کسی صورت میں کارفرما ہوتی ہے۔اس عدم مساوات کو ختم کردیا جائے۔''

''یہ عدم مساوات کیسے ختم ہوسکتی ہے؟''

''ہر ملک اپنے درمیان میں دیوار تعمیر کر کے امیروں اور غریبوں کو علیحدہ کردے۔''

نئی ڈکشنری

''آپ کیا پڑھ رہے ہیں؟''

''ایک نئی دکشنری پڑھ رہا ہوں۔''

''نئی سے کیا مراد ہے؟''

''اس میں لفظوں کے معانی بدل گئے ہیں۔''

''وہ کیسے؟''

''مثال کے طور پر ''قلع قمع'' کے معانی ہیں خاتمہ کرنا۔اس ڈکشنری میں لکھا ہے پھولنے پھلنے کا موقع دینا۔ہم اگر کہیں کہ ہم سماج دشمن عناصر کا قلع قمع کر دیں گے تو اس کا مطلب ہو گا ہم ان کو پھولنے پھلنے کا موقع دیں گے۔اس طرح ایک لفظ ہے ''نہیں۔'' اس کا مطلب اس ڈکشنری میں ''ہاں'' لکھا ہے۔ہم کہتے ہیں کہ ہم قیمتوں کو نہیں بڑھنے دیں گے۔اس ڈکشنری کی رو سے کہیں گے بڑھنے دیں گے۔

اس طرح کے اور ہزاروں الفاظ۔''

''یہ ڈکشنری کس نے لکھی ہے؟''

''سیاست دانوں نے۔''

Marfat.com

زندگی کا پیمانہ

''آپ نے آج تک اس کو نہیں دیکھا۔ آپ کو پھر کیسے معلوم ہوا کہ وہ قبل از وقت بوڑھی ہوگئی ہے؟''

''اس کی ڈریسنگ ٹیبل دیکھ کر۔

''ڈریسنگ ٹیبل پر پہلے آرائش وزیبائش کی اشیاء پڑی ہوتی تھیں جبکہ اب ادویات پڑی ہوتی ہیں۔''

Marfat.com

بلند نصب العین

"ماشاء اللہ میری اولاد کا نصب العین بہت بلند ہے۔"

"وہ کیسے؟"

"میری اولاد کہتی ہے کہ وہ بہت بلند شاپنگ پلازا بنائے گی۔"

Marfat.com

نوکر

''ہمارے نوکروں نے ہماری عزت لوٹ لی ہے اور مال بھی۔ یہ ہمارا کہا نہیں مانتے۔ یہ ہر وقت ہمیں ذلیل کرنے پر تلے رہتے ہیں۔'' ایک ہجوم چلا چلا کر یہ فریاد کر رہا ہے لیکن اس کی فریاد کی طرف کوئی توجہ نہیں دے رہا۔

''کون لوگ ہیں ان کے نوکر؟''

''پبلک سرونٹس۔''

''یہ لوگ ان کے پاس جا کر شکایت کیوں نہیں کرتے جن کے ہاتھ میں ان سرونٹس کی باگ ڈور ہے؟''

''آپ شیخ سعدی کی ایک حکایت میں اس کا جواب تلاش کر سکتے ہیں۔''

''کونسی حکایت میں؟''

''ایک بھیڑ کو ایک بھیڑیا کھانے کے لیے اٹھائے جا رہا تھا۔ اس بھیڑ نے فریاد کی کہ اسے بچایا جائے۔ چند آدمیوں نے بڑھ کر اسے بچا لیا لیکن بچاتے ہی اس کو یہ کہہ کر ذبح کرنا شروع کر دیا کہ کہیں حرام نہ ہو جائے۔ بھیڑ نے کہا کہ اس نے بے فائدہ فریاد کی۔ اس کو پتہ ہوتا کہ بچانے والے بھی بھیڑیئے ہیں تو وہ چپ رہتی۔''

Marfat.com

صحت

''اس کی صحت بہت اچھی ہے۔''

''مجھے معلوم ہے۔ وہ ایک امیر آدمی ہے۔ اس کو سب آسائشیں میسر ہیں۔ مزید برآں وہ اپنی خوراک کا خاص خیال رکھتا ہے۔''

''اس کی صحت کے اچھا ہونے کی یہ وجوہ نہیں ہیں۔''

''اور کونسی وجوہ ہیں؟''

''وہ بے حس ہے۔''

Marfat.com

خوش قسمتی

''اکثر خوش قسمتیاں اکثر بد قسمتیوں پر تعمیر ہوتی ہیں۔''

''وہ کیسے؟''

''سمگلنگ، منشیات، ناجائز منافع خوری، رشوت، قتل، دھوکہ، چوری، ڈاکے، بیماریاں، مقدمے بازی وغیرہ۔ ان سب میں کسی نہ کسی کی قیمت پر ہی کسی نہ کسی کی خوش قسمتی تعمیر ہوتی ہے۔''

Marfat.com

اشرف المخلوقات

''میرے بیٹے کو زندگی کی سب آسائشیں میسر ہیں۔ نا معلوم موقع ملنے پر وہ برائی کی طرف کیوں مائل ہو جاتا ہے۔ انسان اگر اشرف المخلوقات ہے تو وہ گناہ کیوں کرتا ہے؟''

''انسان مخلوقات میں اشرف ہے۔ اپنی ذات میں اشرف نہیں ہے۔''

Marfat.com

ذاتی ملکیت

’’آپ کے ملک کی معاشی پالیسی کیا ہے؟‘

’’ہمارا ملک ذاتی ملکیت کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔‘‘

’’آپ کے ملک میں ذاتی ملکیت میں کیا کیا چیزیں آتی ہیں؟‘‘

’’اراضیات، کارخانے، پریس، کسی حد تک ذرائع آمدورفت، ضلعی انتظامیہ اور۔۔۔‘‘

’’کیا کہا؟ کیا ضلعی انتظامیہ بھی ذاتی ملکیت میں شمار ہوتی ہے؟‘‘

’’جی ہاں۔‘‘

’’ضلعی انتظامیہ کس کی ملکیت میں آتی ہے؟‘

’’برسراقتدار سیاسی جماعت کی ملکیت میں۔‘‘

Marfat.com

طاقتور

''پولیس ہمارے ملک کا سب سے طاقتور محکمہ ہے۔ آپ خوش قسمت ہیں کہ اس محکمہ میں ملازم ہیں۔''

''آپ نے کیسے اندازہ لگایا کہ پولیس کا محکمہ سب سے طاقتور ہے؟''

''اس لیے کہ اکثر لوگ آپ کو منتھلی دیتے ہیں۔''

''اگر یہ بات ہے تو طاقتور ہم نہیں بلکہ لوگوں کا ایک اور گروہ ہے۔''

''وہ کون سے لوگوں کا گروہ ہے؟''

''صحافیوں کا۔ ہم انہیں منتھلی دیتے ہیں۔''

Marfat.com

ذاتی خدا

''آپ یہ کیوں کہتے ہیں کہ ہمیں خدا پر مکمل یقین نہیں۔''

''کیوں کہ ہم خدا پر اس حد تک یقین رکھتے ہیں جس حد تک ـــ وہ ہماری آرزوئیں پوری کرتا رہتا ہے۔''

خلوص

میں ٹرین سے اترا ہوں۔ چند مخلص مل گئے ہیں۔ ان میں سے ایک نے میرا بیگ اٹھا لیا ہے اور دوسرے نے باوجود میری ہچکچاہٹ کے میری ڈائری پکڑ لی ہے۔ چند قدم چل کر ایک اور مخلص مل جاتا ہے۔ وہ مجھے دیکھتے ہی کوکا کولا کی ایک بوتل لے آتا ہے۔ میں لاکھ کہتا ہوں کہ میں شوگر کا مریض ہوں لیکن وہ نہیں مانتا اور کہتا ہے کہ کچھ نہیں ہوتا۔ میں وہم نہ کیا کروں اور خوب کھایا پیا کروں۔ میں نے رات کو دوستوں کو چند خطوط لکھے تھے۔ وہ ڈائری میں رکھ لیے تھے تاکہ راستے میں ڈاک خانے سے لفافے لے کر انہیں حوالے ڈاک کردوں گا۔ اس دوران وہ صاحب جنہوں نے میری ڈائری لے لی تھی مزے سے وہ خطوط پڑھ رہے ہیں۔ جنہوں نے بیگ اٹھایا ہوا ہے ان سے مجھے فکر ہے کہ بیگ میں پڑے میرے پیسے نکال لیں گے۔ کبھی ان کی طرف دیکھتا ہوں اور کبھی کوکا کولا پیش کرنے والے کی طرف۔ وقت علیحدہ ضائع ہوا جا رہا ہے۔ اس صورتِ حال سے گلوخلاصی کے لیے جلدی جلدی کوکا کولا پی جاتا ہوں۔ جب کوکا کولا پی چکتا ہوں تو کوکا کولا پیش کرنے والے صاحب پوچھنا

Marfat.com

شروع کر دیتے ہیں کہ مجھے شوگر کی تکلیف کب سے ہے۔ جواب پا کر وہ مجھے زبردستی ایک نزدیکی حکیم کے پاس لے جاتے ہیں۔ اس حکیم کے پاس ان کے یقین کے مطابق شوگر ختم کرنے کا تیر بہدف نسخہ موجود ہے۔ حکیم صاحب میرا حال پوچھتے ہیں اور میری نبض دیکھتے ہیں۔ وہ ایک گھنٹہ لے لیتے ہیں۔ اس کے بعد وہ دوائی کی ایک بڑی بوتل مجھے پکڑا دیتے ہیں۔ نہ چاہتے ہوئے مجھے لانے والے کا دل رکھنے کے لیے یہ لینی پڑتی ہے۔ اس کی قیمت دو صد روپے ادا کرتا ہوں۔ اس پر بس نہیں، لانے والے کا اصرار ہے کہ اس کے سامنے دوائی کی پہلی خوارک لوں، کہیں ایسا نہ ہو کہ سستی کر جاؤں۔ پہلی خوارک نے لیتا ہوں۔ اس سے میری طبیعت کئی دن خراب رہتی ہے۔ بڑی مشکل سے ان سب صاحبان سے جان چھڑاتا ہوں۔ چلتے چلتے سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اگرچہ شکریہ والی بات میرے منہ سے بمشکل نکلتی ہے۔

اگلے روز ایک اہم کام میں مصروف ہوں کہ ان میں سے ایک صاحب پہنچ جاتے ہیں۔ انہوں نے کیونکہ میری ڈائری اٹھائے رکھی تھی لہذا انہیں ملنا پڑتا ہے۔ ان کی بات سننے میں اور ان کی خاطر تواضع میں ایک گھنٹہ لگ جاتا ہے۔ باوجود میری بیزار کن ہوں ہاں سے جو ان کی باتوں کے جواب میں میں کرتا ہوں وہ اٹھنے کا نام نہیں لیتے۔ آخر جب اٹھتے ہیں تو یہ وعدہ لے کر کہ میں ان کے بیٹے کی ملازمت کی پوری کوشش کروں گا۔ ہر دوسرے روز وہ بیٹے کی ملازمت کا پوچھنے آ جاتے ہیں اور دفتروں میں مجھے ساتھ لے کر گھماتے ہیں۔ ایسے کئی صاحب ہیں جو میرے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔۔۔۔ اپنے خلوص کی وجہ سے۔

Marfat.com

ہمدرد

''سرد چاندنی راتوں میں جنونیوں کی طرح باہر پھرتے رہتے ہو، جنگلی پھول دیکھتے رہتے ہو اور ان کے گلدستے بنا کر اپنے ڈرائنگ روم میں لا رکھتے ہو اور بے چاری مفلس لڑکیوں کے پیچھے بھاگتے رہتے ہو، کیوں؟''

''لوگ کہتے ہیں کہ سردیوں کی چاندنی، جنگل کے پھول اور مفلس کی جوانی اس دنیا میں ضائع جاتے ہیں۔ میں ان کو مصرف میں لا کر ان کو ضائع ہونے سے بچانا چاہتا ہوں۔''

Marfat.com

تاریخ کے مصنف

''آپ کیا پڑھ رہے ہیں؟''

''تاریخ اقوام عالم پڑھ رہا ہوں۔''

''کس کی لکھی ہوئی ہے؟''

''اس کے لکھنے والے دو ہیں اور ان کے نام خوف اور لالچ ہیں۔''

Marfat.com

عظیم ادیب

''بیٹے! میں نے آپ کو کئی بار کہا ہے کہ عظیم ادیب قدرت پیدا کرتی ہے۔ وہ بنائے نہیں جا سکتے۔ پھر بھی تم ایک عظیم ادیب بننے کا ارادہ رکھتے ہو تو بہت زیادہ مطالعہ کرو، مشاہدے میں وسعت پیدا کرو اور عظیم ادیبوں کی صحبت میں بیٹھا کرو۔ تم ان باتوں پر توجہ نہیں دیتے اور صرف آوارہ گردی کرتے رہتے ہو۔ یہ آوارہ گردی تمہارا مشاہدہ تو ضرور وسیع کرے گی لیکن مطالعے اور عظیم ادیبوں کی صحبت کا کیا بنے گا۔''

''ابا جان! میں آوارہ گردی تو نہیں کرتا۔ میں تو اخباروں و رسالوں کے دفتروں، ٹیلی ویژن اور ریڈیو اسٹیشن جایا کرتا ہوں۔''

''وہ کیوں؟''

''اس لیے کہ آج کل یہ عظیم ادیب بناتے ہیں۔''

Marfat.com

شان

''جس طرح اس کی زندگی شاندار تھی اس طرح موت بھی شاندار رہی۔''

''وہ کیسے؟''

''اس کی زندگی میں ہر وقت اس کے گھر پر لوگوں جھمگھٹا رہا، دولت تھی، علاقائی اثر ورسوخ تھا اور سیاسی دبدبہ تھا۔ موت پر بھی لوگ جوق در جوق آئے۔''

''اس دنیا میں تو چلو آنے والوں سے مفاد تھا لیکن آخرت میں ان کی صرف آمد سے مرنے والے کو کیا فائدہ پہنچا؟''

''لوگ آخرت کے لیے نہیں جیتے بلکہ آخرت جینے کے لیے سمجھتے ہیں۔ مرنے والے کو کوئی فائدہ ہو نہ ہو اس کی موت پر لوگوں کا ہجوم دیکھ کر اس کے پس ماندگان کی شان تو خوب بڑھی ہے۔''

Marfat.com

آزادی

''ہمیں یقین تھا کہ قومی سطح پر آزادی حاصل کر کے اجتماعی جدوجہد سے ہم ملک کو جنت نظیر بنا دیں گے لیکن الٹا ہم پریشانی کا شکار ہو گئے ہیں۔ اگر یہی ہے آزادی تو آزادی کی خاطر اتنی قربانیاں کیوں دی جاتی ہیں۔''

''آپ نے آزادی کا مطلب سمجھا نہیں۔ آزادی قومی سطح پر اس لیے حاصل کی جاتی ہے تا کہ ذاتی اغراض کی خاطر مقابلہ تھوڑے آدمیوں سے ہو۔''

Marfat.com

ثنائے خواجہ

''اس سال فصلات بہت اچھی ہیں۔'' صدر اپنے ایک وزیر سے۔

''آپ کا کرم ہے۔'' وزیر

''اس سال بارشیں بہت خوب ہوئی ہیں۔'' صدر۔

''جناب آپ کا کرم ہے۔'' وزیر

اتنے میں وزیر کا سیکرٹری اجازت لے کر اندر داخل ہوتا ہے اور وزیر کو مخاطب کرتا ہے، ''مبارک ہو، آپ کا پوتا پیدا ہوا ہے۔''

وزیر اس خوش خبری پر مسکراتا ہے، صدر کی طرف دیکھتا ہے اور قدرے ہچکچاہٹ سے صدر سے کہتا ہے، ''حضور سب آپ کا کرم ہے۔''

چابک

''امجد اور احسن میرے ادارے کے بہت دیانت دار اور تابع فرمان ملازمین ہیں لیکن انہوں نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے۔ میں اس کی وجہ تا حال معلوم نہیں کر سکا۔''

''آپ نے انہی کے ایک رفیق کار کو دیانت داری کا انعام دیا ہے اس لیے وہ دل برداشتہ ہیں۔''

''میں نے ان کی دیانت داری سے انکار تو نہیں کیا۔''

''آپ کے اس فعل سے تو یہی لگتا ہے۔ کام کرنے والے بیل کو چابک نہیں مارا کرتے۔''

قناعت

''صبح سے شہر کے بازاروں میں پھر رہے ہیں لیکن آپ نے خریدا کچھ نہیں۔کیا وجہ ہے؟''

''میں نے کچھ نہیں خریدنا۔میں سقراط کی طرح بازاروں میں یہ دیکھنے آیا ہوں کہ دنیا کی کتنی چیزیں ہیں جن کی بفضل خدا مجھے ضرورت نہیں۔''

Marfat.com

نیکی کر

جب ٹرین چل پڑی تو ایک آدمی ٹرین کے ساتھ ساتھ پلیٹ فارم پر بھاگتا ہوا ٹرین کی ایک کھڑکی تک پہنچا اور اندر کھڑکی کے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک آدمی سے کہا کہ اس کا بیگ اس کی سیٹ کے اوپر سامان رکھنے والی جگہ پر پڑا ہے۔ وہ اس کو دے دے۔ اندر بیٹھے اس آدمی نے اس کی پریشانی کو دیکھتے ہوئے ازراہ ہمدردی اوپر پڑا بیگ کھڑکی میں سے مانگنے والے کو تھما دیا۔ اتنے میں ٹرین کافی تیز ہو گئی۔ چند منٹوں کے بعد شور ہوا۔ یہ شور بیگ کے مالک کا تھا جو ڈبے کی دوسری سمت دروازے میں کھڑا اپنے دوستوں کو الوداع کہنے میں مصروف تھا۔"

Marfat.com

اندر سے

''کیا دیکھ رہے ہو؟''

''وہ سامنے والا پھول دیکھ رہا ہوں۔ کتنا خوبصورت ہے۔ میں اس کے سحر میں گرفتار ہو کر رہ گیا ہوں۔''

''اس میں اور دوسروں میں کوئی فرق نہیں۔ اس کے اندر بھی وہی زمینی کثافتیں دوڑ رہی ہیں جو دوسروں میں۔ فرق ہے تو صرف یہ ہے کہ اس کو کچھ زیادہ کھاد دی گئی ہے لہٰذا اس میں زیادہ تراوٹ آ گئی ہے۔''

''کچھ بھی ہو مجھے یہ بہت پسند ہے۔ پتہ نہیں اس کا کیا نام ہے۔''

''اس کا نام خوبصورت عورت ہے۔''

Marfat.com

زندگی بچانے والی دوا

اس زمین پر انسان کے بداعمال کو دیکھ کر میں نے فیصلہ کرلیا کہ میں اپنے آپ کو ختم کردوں۔ روز روز مرنے سے ایک بار مرنا بہتر ہے۔

مرنے کے لیے مجھے خواب آور گولیوں کی ضرورت تھی جو کہ میری رہائش سے کافی فاصلے پر ایک میڈیکل سٹور سے دستیاب تھیں۔ میرے پاس جتنے پیسے تھے وہ میں نے جیب میں رکھے اور میڈیکل سٹور کی طرف چل پڑا۔ چلتے چلتے جب میں تھک گیا تو میں ایک سائیکلوں والے کی دکان پر پہنچا اور اس کو کہا کہ مجھے ایک گھنٹے کے لیے سائیکل کرایہ پر دے دے۔

یہ سائیکل والا ایک بہت ہی چھوٹا دوکاندار تھا۔ اس کے پاس تین سائیکل تھے جن کو کرائے پر چلاتا تھا اور سائیکلوں کو پنکچر لگانے کا کام کرتا تھا۔ اس نے کہا کہ وہ مجھے نہیں جانتا لہٰذا وہ مجھے کس طرح سائیکل کرایہ پر دے سکتا ہے۔ میں نے کہا وہ مجھ پر بھروسہ کرے۔ میں اپنا ضامن خدا دیتا ہوں۔ اس ضمانت پر اس نے مجھے سائیکل دے دیا۔

سائیکل پر جب میں میڈیکل سٹور پر پہنچا تو مجھے پتہ چلا کہ میری جیب سے پیسے تو کہیں گر گئے ہیں۔

میں پریشانی کے عالم میں پیچھے مڑا۔ راستے میں دیکھتا آیا کہ شاید کہیں پڑے مل جائیں لیکن نہ ملے۔ ایک جگہ رُک کر میں نے سگریٹ لی تھی۔ میں سگریٹ فروخت کرنے والے کے پاس گیا۔ اس نے نفی میں جواب دیا۔ میں بالآخر ناکام ونامراد سائیکل والے کے پاس لوٹ آیا۔

سائیکل والے کی دوکان پر پہنچ کر میں نے اس سے پوچھا کہ میں وہاں پیسے تو نہیں گرا گیا۔ اس کا جواب تھا کہ اس کو دوکان میں پڑے کچھ پیسے ملے ہیں۔ یہ معلوم نہیں کہ وہ کس کے ہیں۔ ان کی درست شناخت بتاؤں تو وہ مجھے مل سکتے ہیں۔ میں نے شناخت بتائی۔ اس پر وہ پیسے مجھے مل گئے۔

اس واقعے کو پورے چالیس سال ہو گئے ہیں۔ میں زندہ ہوں۔

Marfat.com

سچ کی تلاش

''میں جب نوجوان تھا تو مجھے عشق و محبت کی شاعری ادب میں سب سے بڑی حقیقت لگتی تھی۔ اب جبکہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں تو مجھے یہ شاعری پڑھ کر ہنسی آجاتی ہے۔ جذبہ جنس کو کتنا عظیم، مقدس اور شاندار بنا کر دکھایا گیا ہے۔ جو لوگ یہ شاعری کرتے رہے وہ احمق تھے۔''

''اب جو آپ سوچتے ہیں کیا آپ کو یقین ہے کہ یہ سچ ہے؟''

Marfat.com

بیزاری

''آپ کا بیٹا آدمیوں سے اس قدر کیوں بیزار ہے؟''

''اس لیے کہ میں نے اپنی گائے ایک قصاب کو ذبح کرنے کے لیے فروخت کردی ہے۔''

''آدمیوں سے بیزاری اور گائے کی فروخت کا آپس میں کیا تعلق ہے؟''

''یہ گائے اس وقت سے ہمارے گھر میں تھی جب سے میرا بیٹا پیدا ہوا۔ ہم نے اس کا دودھ اس وقت تک پیا جب تک یہ دیتی رہی۔ اب یہ دودھ دینے کے قابل نہیں رہی تھی کیونکہ یہ بوڑھی ہوگئی تھی۔ میں نے سوچا اب اس کا کیا فائدہ سوائے اس بات کے کہ اس کے پیسے کھرے کیے جائیں۔ میرے بیٹے کو میرا یہ فعل پسند نہ آیا۔ اس کے نزدیک اتنی طویل رفاقت کا یہ انجام مناسب نہیں تھا۔''

Marfat.com

دنیا کے عقل مند ترین انسان

ملک کی سب سے بڑی سیاسی پارٹی نے اس کا نام ملکی صدارت کے لیے تجویز کیا۔ اس کو اپنی کامیابی کا یقین تھا لہٰذا وہ بہت خوش تھا۔ اگلے روز اس نے اپنے پہلے تعارفی جلسے سے خطاب کرنا تھا۔ اس کو بڑی شان وشوکت کے ساتھ جلسہ گاہ میں لے جایا گیا۔ وقت آنے پر وہ تقریر کرنے کھڑا ہوا۔ مائیک کے ساتھ منہ لے جا کر اس نے کہا، ''دوستو! میں نے الیکشن لڑنے کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔ میں کبھی بھی ملک کا صدر بننا تو کیا اس کے لیے سوچوں گا بھی نہیں۔ آپ کی طرف سے پذیرائی کا شکریہ۔'' یہ کہہ کر وہ تیزی سے جلسہ گاہ سے باہر نکل آیا۔ اس کے دوست اس کا یہ اعلان سن کر حیران و پریشان رہ گئے۔ وہ اس کے پیچھے آ گئے۔

''آپ نے یہ کیا کیا ہے؟'' اس کے سب سے قریبی دوست نے پوچھا۔

''میں نے بالکل ٹھیک کیا ہے،'' اس نے جواب دیا۔

''وہ کیسے؟'' اس کے اس دوست نے بے چینی سے کہا۔

''آؤ میرے ساتھ،'' یہ کہہ کر وہ اپنی کار کے پاس آیا۔ کار میں بیٹھ کر اس کو

سٹارٹ کیا اور اس سڑک پر روانہ ہو گیا جس پر سے ہو کر وہ جلسہ گاہ تک پہنچے تھے۔ اس نے تقریباً تین فرلانگ سفر طے کرنے کے بعد کار کو ایک طرف روکا اور باہر نکل آیا۔ اس کے دوست بھی اپنی اپنی کاروں سے باہر نکل کر اس کے پاس آ گئے۔ سڑک کے ساتھ ساتھ ایک دیوار تھی۔ اس نے اس دیوار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دوستوں کو کہا، "آج سے کافی عرصہ قبل میں ادھر سے گزرا تھا تو اس دیوار پر لکھا تھا صدر رکتا ہے۔ اس کے کچھ عرصہ بعد ایک اور صدر آیا۔ اس کے زمانے میں گزرا تو یہاں لکھا تھا صدر غدار ہے۔ اس وقت جو کچھ لکھا ہے آپ سب دیکھ رہے ہیں۔ لکھا ہے کہ صدر کو پھانسی دو۔ یہ پھانسی والی بات بہت خوفناک ہے۔"

"میں صدر بنوں گا۔ مفلسی کی سو دن کی زندگی سے امارت کی ایک لمحے کی زندگی بہتر ہے جیسے گیدڑ کی سو دن کی زندگی سے شیر کی ایک دن کی زندگی بہتر ہوتی ہے۔"

متبادل اُمیدوار نے آگے بڑھ کر اعلان کیا۔

Marfat.com

معیار

''آپ کس کتاب میں اس قدر منہمک ہیں؟''

''میں شاہکار افسانے پڑھ رہا ہوں۔''

''کچھ ہمیں بھی پڑھ کر سنایئے۔''

''ایک کہانی اس کتاب میں ہے جو اس طرح ہے۔ درخت خاموش ہے، دریا اُلٹا ہو گیا ہے اور طوطے خریداری کرنے گئے ہیں۔''

''کیا بے معنی تحریر آپ نے پڑھنی شروع کر دی ہے۔''

''مجھے آپ سے اتفاق ہے لیکن ایک نقاد کہتا ہے کہ یہ بہت بڑی تحریر ہے۔ چونکہ نقاد کہتا ہے لہٰذا یہ شاہکار ہے۔''

Marfat.com

انٹرویو

''وہ بہت نیک بن گیا ہے۔''

''آپ نے کیسے اندازہ لگایا کہ وہ نیک بن گیا ہے؟''

''کیونکہ وہ اپنا اکثر وقت مسجد میں گزارتا ہے۔''

''بے شک وہ اپنا اکثر وقت مسجد میں گزارتا ہے لیکن وہاں وہ کوئی عبادت نہیں کرتا۔''

''اور کیا کرتا ہے؟''

''اللہ تعالیٰ سے انٹرویو لینے کے لیے اس سے وقت مانگتا رہتا ہے۔''

''وہ اللہ تعالیٰ سے کیا انٹرویو لینا چاہتا ہے؟''

''قیامت کا وقت جب پہنچ چکا ہے تو یہ کیوں نہیں آتی۔''

خودکشی

''شاہد نے خودکشی کر لی ہے۔''

''کیا کہا؟''

''آپ غلط کہہ رہے ہیں۔ میں نے کل انٹرنیشنل ہوٹل میں دوپہر کا کھانا اس کے ساتھ کھایا، شام کو اس کی وسیع وعریض کوٹھی میں اس کی طرف سے دوستوں کو دی گئی ایک بہت بڑی دعوت میں میں شریک تھا اور ابھی ابھی مجھے یہاں اس کی پیجارو جیپ چھوڑ گئی ہے جس کو وہ خود چلا رہا تھا۔''

''اسی لیے تو کہہ رہا ہوں۔''

پہلوان

''وہ آدمی اتنا دبلا پتلا ہے اور آپ کہتے ہیں کہ وہ پہلوان ہے۔''

''میں درست کہتا ہوں۔ وہ پہلوان نہیں بلکہ بہت بڑا پہلوان ہے۔''

''وہ کیسے؟''

''وہ اس زمانے میں زندگی گزار رہا ہے۔''

Marfat.com

پہچان

’’میں کتنے عرصے سے دیکھ رہا ہوں کہ یہ آدمی فقیروں کی طرح رہتا ہے، لوگوں کی سخت باتیں سن کر بھی چپ رہتا ہے، کم بولتا ہے اور خندہ پیشانی سے مِلتا ہے۔ پتہ نہیں یہ کون ہے؟‘‘

’’یہ ایک جج ہے۔‘‘

Marfat.com

تین ''ت''

''وہ کنوئیں کا مینڈک ہے۔''

''وہ کیسے؟''

''کیونکہ وہ ایک ملازم ہے۔''

''کیا ملازم آدمی کنوئیں کا مینڈک ہوتا ہے؟''

''جی ہاں۔''

''وہ کس کنوئیں کا مینڈک ہوتا ہے؟''

''تین ت ـــــ ترقی، تبادلہ، تنخواہ ـــــ اُس کا کنواں ہیں۔''

Marfat.com

آزادی

''آپ اُداس کیوں ہیں؟''

''میرے دوست اکبر نے بازار میں ایک آدمی کے پاس ایک چڑیا دیکھی۔ وہ اس کو بہت پسند آئی۔ اس نے منہ مانگی قیمت دے کر اس کو پنجرے سمیت خرید لیا۔ مجھے اس چڑیا کا پنجرے میں مقید ہونا اچھا نہ لگا لہٰذا ایک باغ میں جا کر میں نے اس کو آزاد کر دیا۔ پنجرے سے نکل کر وہ ایک درخت پر بیٹھی ہی تھی کہ ایک باز نے اس کو جھپٹ لیا۔ پتہ نہیں یہ کیسی آزادی تھی۔''

Marfat.com

عرفان

"آدمی کو صرف انبیاء کرام سمجھ سکے۔"

"کیسے؟"

"آدمی کے باطن کو انہوں نے دیکھ لیا۔"

Marfat.com

رجائی

''اُن کا خاندان جتنا بڑھتا گیا اُتنا ہی اُن کے مسائل میں اضافہ ہوتا گیا۔
وہ لیکن بہت ہی خوش تھا۔

''حیرت کی بات یہ ہے کہ اُس کی بیوی بھی اُسی کی طرح خوش تھی حالانکہ بچے جَن جَن کر اُس کی صحت جواب دے چکی تھی۔ پتہ نہیں کیوں؟''

''آنے والے دنوں میں اپنے ووٹوں میں اضافہ دیکھ کر۔''

Marfat.com

ارتقا

''وہ چوری کرتے ہوئے پکڑا گیا۔''

''وہ بے وقوف ہے۔ اُسے پتہ ہونا چاہیئے تھا کہ ملک میں چوری کی جگہ اب ڈاکوں نے لے لی ہے۔''

Marfat.com

محبت کا راز

''آؤ صحن میں چل کر بیٹھیں۔ وہاں جگنو چمک رہے ہیں۔''

''چمک نہیں رہے چمک رہی ہیں۔''

''یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ؟''

''میں نے اہل جہاں سے یہ علم حاصل کیا ہے کہ مادہ یوں چمک کر جنس مخالف کی توجہ چاہتی ہے۔''

Marfat.com

یونہی سہی

''باوجود کوشش کے میں خواہشات سے چھٹکارا نہیں پا سکا۔''

''اب یہ سوچ کر ان سے سمجھوتہ کرلو کہ خواہشات تسکین چاہتی ہیں۔ تسکین کے لیے آدمی جدوجہد اور جستجو میں لگ جاتا ہے۔ یہ جستجو اور جدوجہد اس کائنات کے راز ظاہر کرتی ہیں۔ یوں انسان اس کائنات پر قابو پالے گا۔''

Marfat.com

سوالات

''وہ بہت بڑا عالم ہے۔''

''ثبوت؟''

''وہ ان الفاظ کا مرکز ہے------کیا، کیوں، کب، کیسے اور کہاں۔''

Marfat.com

ذہانت

''اُس نے بہت ترقی کی ہے۔''

''اس کا مطلب ہے کہ وہ بہت لائق ہے۔''

''بالکل۔وہ لائق ہے تو اُس نے بددیانتی کی اہمیت کو پالیا ہے۔''

Marfat.com

بلند آوازیں

''کبھی کبھی اُن سے مل لیا کرو۔ وہ آپ کے انتظار میں کھڑی رہتی ہیں۔''

''کون میرے انتظار میں کھڑی رہتی ہیں؟''

''سوچیں اور تنہائیاں۔''

Marfat.com

اجنبی

''آپ کے والد صاحب آجکل نظر نہیں آتے۔''

''وہ مغربی ممالک کی طرف نکل گئے ہیں۔''

''کیوں؟''

''تنہائی کی خاطر۔''

Marfat.com

اُستاد

''اُستاد عبدالحفیظ کب آئے گا؟''

''پہلے یہ بتائیں کہ وہ اُستاد کیسے ہے؟''

''اس لیے کہ وہ خود کو شاگرد سمجھتا ہے۔''

مظاہر

''آپ میرے گھر کو بڑے غور سے دیکھ رہے ہیں، کیا بات ہے؟''

''مجھے لگتا ہے میں کہیں اور آ گیا ہوں۔''

''آپ میرے گھر میں ہی ہیں۔ دراصل میرے گھر میں اب وہ اشیاء نہیں جنہیں آپ اشتہاروں میں دیکھنے کے عادی ہو چکے ہیں۔''

Marfat.com

مسند

''سناؤ۔''

''نوجوانی میں میں تماشہ تھا۔اب تماشہ دیکھتا ہوں۔''

''وہ کیسے؟''

''نوجوانی جو گزر گئی ہے۔''

Marfat.com

راستے

''سرسبز درختوں کے تا حدِ نظر سلسلے، نیچے گھاس، پگڈنڈیوں کے کنارے خودرو پودوں کے پھول، آغاز موسم کی آہستہ خرام ہوا، روپہلی دھوپ، آسمان پر کہیں کہیں سفید بادل اور اِن کا سورج کے سامنے آنا اور پھر ہٹ جانا مجھے کسی اور جہان میں لے جاتے ہیں۔''

''وہ تمہیں اُس جہان میں لے جاتے ہیں جس کا تم کبھی حصہ تھے۔''

تراکیب

''ادیب بننے کا کوئی طریقہ ایسا بتائیے جو بہت آسان اور عمدہ ہو۔''

''ادیب بنانے والی تراکیب پر ذرا نظر ڈال لیں۔''

''یہ تراکیب کہاں ملیں گی؟''

''ادبی تنقید کی کتابوں میں۔''

Marfat.com

اندر

''افسوس کہ کسی بھی ملک میں، ملک کو چلانے کا کوئی نظام کامیاب نہیں کہا جاسکتا۔''

''اس لیے کہ یہ انسانوں نے بنائے، انسانوں پر لاگو ہوتے ہیں اور انسان لاگو کرتے ہیں مگر انسان کو سمجھے بغیر۔''

Marfat.com

پالینا

''افسوس کہ اب وہ کسی حادثے کا اثر نہیں لیتا۔''

''اس کا مطلب ہے وہ اس جہان کو سمجھ گیا ہے۔''

Marfat.com

میں

''آپ کو معلوم ہے کہ آج ہمارے ملک کا بڑا ادیب وفات پا گیا ہے۔ اُس کے بارے میں آپ کے کیا تاثرات ہیں؟''

''یہاں آنے سے پہلے چلا گیا۔''

Marfat.com

تمنا

''وہ ایک شہزادی سے محبت کرتا ہے۔''

''بہت احمق انسان ہے۔ اُس تک اُس کی رسائی بہت مشکل ہے۔''

''جب تصور ہی میں محبت کرنی ہے تو کیوں نہ کسی ایسی ہستی سے کی جائے۔''

Marfat.com

جواب تو دو

''اُف میرے خدایا۔''

''کس بات پر پریشان ہو؟''

''یہ فیصلہ نہیں کر پا رہا کہ فطرت کے مطابق زندگی بسر کروں یا فطرت کے خلاف لڑ کر اُس پر فتح حاصل کروں۔''

Marfat.com

دستک

''سوچ سوچ کر تھک گیا ہوں۔''

''کیا؟''

''باہر کی دُنیا میرے اندر کے تابع ہے یا میرا اندر باہر کی دُنیا کا۔''

Marfat.com

نئی سحر

''سب بہت خوش تھے۔''

''آپ کن کے خوش ہونے کا ذکر کر رہے ہیں؟''

''خاندانی منصوبہ بندی کے متعلق جو عالمی کانفرنس ہو رہی تھی اُس کے شرکاء کا۔''

''کس بات پر؟''

''مردوں نے مردوں سے اور عورتوں نے عورتوں سے شادیاں کرنی شروع کر دی ہیں۔''

Marfat.com

تاج کے نیچے

''آج کل آپ نظر نہیں آتے۔''

''اعلیٰ عہدیدار تعینات کرنے ہیں چنانچہ بے حد مصروف ہوں۔''

''باقی کیا طے کرنا رہتا ہے؟''

''خدمات۔''

روشنی

''یہ کوئی بہت بے حیا انسان ہے جو ہماری طرف رُخ کر کے کپڑے بدل رہا ہے۔''

''چپ کرو۔ کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا مطمع نظر کیا ہے۔ حالانکہ ایک عرصے سے تم ہمارے ساتھ کام کر رہے ہو۔''

''کیا؟''

''فرد کی آزادی۔''

سُراغ

’’محبت کیا ہے؟‘‘

(۱) ’’ایک ایسی بیماری جس کا علاج آج تک دریافت نہیں ہوا۔‘‘

(۲) ’’ایک ایسی دہشت گردی جس میں دہشت گرد اور وہ جو دہشت کا نشانہ بنتا ہے دونوں حصہ لیتے ہیں۔‘‘

(۳) ’’ایک ایسا جادو جس کے پیچھے پوشیدہ اٹکل کی سمجھ صرف بڑھاپے میں آتی ہے۔‘‘

(۴) ’’ایک ایسی خواہش جو سراسر خطا ہے اور سراسر اس خطا کا جواز بھی۔‘‘

(۵) ’’ایک ایسی لذّت جو بوقت حصول اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتی۔‘‘

Marfat.com

وہ

''اُس کی شخصیت مجھے نہیں بھولتی۔''

''کیسی تھی؟''

''الہام کی طرح سادہ، گہری، محکم، بناوٹ سے ہٹ کر اور مقدس۔''

اگلا قدم

پتہ چلا کہ ایک مرد اور ایک عورت ایک ہوٹل کے کمرے میں اکھٹے ہوئے ہیں۔ اوپر پولیس پہنچ گئی۔ عورت نے مرد کو کہا کہ وہ پولیس والوں کو یہ بتائے کہ وہ آپس میں میاں بیوی ہیں۔ مرد کے منہ سے نکلا، ''ہم دو پیار کرنے والے ہیں۔''

پولیس والے روشن خیال اور ترقی پسند تھے لہٰذا یہ اطلاع پا کر واپس چلے گئے۔

''خوب،'' اب عورت کے منہ سے حیرانی کے عالم میں نکلا۔

''محبت کے سامنے شادی کی کیا اہمیت،'' مرد نے اپنی فتح مندی پر مسکرا کے کہا۔

پیمانہ توڑ دو

ایک پارک کے قدرے پراسرار اور دور افتادہ حصے میں اُس پارک میں سیر کرنے والوں نے ایک نوجوان لڑکی اور ایک نوجوان لڑکے کو نامناسب حالت میں دیکھا۔ دیکھنے والوں میں سے ایک بزرگ نے غصے کے عالم میں اُن سے پوچھا، ''تم کون ہو؟'' ''ہم نے جی فاسٹ شادی کی ہے۔'' لڑکے نے جواب دیا۔

''یہ کیا ہوتی ہے؟'' بزرگ نے حیرانی سے کہا۔

''جس طرح فاسٹ فوڈ،'' لڑکے نے وضاحت کی۔

Marfat.com

سرمایہ

''باہر نکل رہے ہو، کچھ پاس ہے؟''

''ہاں ہے۔ میری جیب میں میرا ماضی ہے۔''

Marfat.com

رُونمائی

’’کیا آپ کل اُس کی کتابوں کی تعارفی تقریب میں آ رہے ہیں؟‘‘

’’کیا کہا؟ اُس نے دعوت نامے پر تو یہ لکھ رکھا ہے کہ ش۔ الف۔ کی برسی منائی جا رہی ہے۔‘‘

’’تقریب کو بہت مؤثر بنانے کے لیے۔‘‘

Marfat.com

یقین

''اُس کی ماں مرگئی ہے۔''

''کیا تکلیف تھی؟''

''ملیریا بخار ہوا۔''

''یہ تو قابل علاج ہے۔اُس نے اپنی ماں کا کس سے علاج کرایا؟''

''اُس نے علاج کرایا ہی نہیں۔''

''کیوں؟''

''اُسے دُعاء پر یقین تھا۔''

نیلی آنکھوں والے

''وہ بہت پریشان تھا۔''

''کس وجہ سے؟''

''اُس کو معلوم نہیں ہو رہا تھا کہ اُس کو ترقی کیوں نہ دی گئی حالانکہ وہ ہر لحاظ سے اس کا حقدار تھا۔''

''سمجھ گیا ہوں۔ آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ اب اُس کو معلوم ہو گیا ہے۔''

''کیسے؟''

''اتفاقاً اس نے دن کی روشنی میں آئینہ دیکھا تو پایا کہ اُس کی آنکھیں نیلی نہیں ہیں۔''

Marfat.com

اور آگے

''اِس قدر پریشان اور گھبرائے ہوئے کیوں ہو؟''

''باہر انسان جو موجود ہے۔''

Marfat.com

تنزلی

”آپ کے پاس کیا ثبوت ہے کہ وہ ایک نااہل سرکاری ملازم ہے؟“

”اُسے ترقی جو دی گئی ہے۔“

حاصل

''اب وہ اطمینان کی زندگی گزار رہا ہے۔''

''وہ کیسے؟''

''وہ سوچتا کم اور سمجھتا زیادہ ہے۔''

Marfat.com

آسانی

"کوئی آسان کام بتاؤ۔"

"لوگوں کو نصیحتیں کیا کرو۔"

Marfat.com

منزل

''انسان کہاں جائے گا؟''

''انسان کے پاس۔''

Marfat.com

آسانی

"آؤ نکل چلیں۔"

"نکلنے کا کوئی راستہ جو نہیں۔"

Marfat.com

عباس خان صاحب کی دیگر کتب

- ☆ خواہشوں کی خانقاہ
- ☆ ستاروں کی بستیاں
- ☆ تو اور تو
- ☆ زخم گواہ ہیں
- ☆ پل پل

طنز و مزاح

9789695342268

Rs. 160/-

بیکن بُکس

- غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور فون: 042-37320030
- گلگشت، ملتان فون: 061-6520790, 6520791

beaconbooks786@gmail.com
www.beaconbooks.com.pk

BEACON BOOKS

vprint.vp@gmail.com
051-5814796

Marfat.com